اس لیے کہ آپ ایک فقید المثال فلسفی اور ایک عدیم النظیر حکیم تھے۔ مرحوم کی جدائی کا قلق شدید ہے اور دل و دماغ اس سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے کارکنانِ قضا و قدر جسے چاہتے ہیں منتخب کر لیتے ہیں اور انہیں اس بات کی مطلق پروا نہیں ہوتی کہ اس انتخاب سے ابنائے آدم کتنے عظیم نقصان سے دوچار ہوں گے۔

پروفیسر رشید احمد صدیقی

گُل افشانیِ گفتار

خلیفہ صاحب مغفور سے صرف ایک بار علی گڈھ میں ایک دوست کے گھر پر شب میں تھوڑی دیر کے لیے ملاقات ہوئی تھی جس کو تقریباً ۲۰-۲۲ سال ہوئے۔ مرحوم اپنے اشعار سے حاضرین کو مسرور و مسحور کر رہے تھے۔ اشعار ہی سے نہیں "گل افشانیٔ گفتار" اور اپنے حسنِ خداداد سے بھی! جتنے لوگوں سے اب تک ملاقات ہوئی سب سے یہی سنا کہ علمی تبحر کے علاوہ طباعی، خلوص و خوش مزاجی میں بھی مرحوم کو قدرت کی طرف سے بہرۂ وافر ملا تھا۔ ثقافت میں مرحوم کے مضامین دیکھ کر بہت خوش ہوتا تھا کہ کتنے مشکل اور نازک علمی و دینی مسائل کو کس خوبی سے واضح کر دیتے تھے۔ جیسے ان کو زیرِ بحث مسئلہ ہی پر عبور نہ ہو بلکہ پڑھنے والوں کے مختلف ذہنی مدارج کا بھی ادراک ہو۔ پاکستان سے تین آدمیوں کا یکے بعد دیگرے جلد جلد اٹھ جانا بڑا دردناک سانحہ ہے یعنی خلیفہ صاحب، بطرس اور سالک کا۔ جن کا بدل اس وقت دور دور نظر نہیں آتا۔ ان عاشقانِ پاک طینت پر خدا کی رحمت ہو۔